بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ٹیلیفون نمبر ۹۱ — رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۵

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ

الفضل

قادیان

ایڈیٹر: رحمت اللہ خان شاکر — یوم جمعہ

جلد ۳۱ | ۱۶؍ ماہ وفا ۱۳۲۲ ہش | ۱۳؍ رجب ۱۳۶۲ھ | ۱۶؍ جولائی ۱۹۴۳ء | نمبر ۱۶۶

53

مدینۃ المسیح

ڈلہوزی ۱۵؍ ماہ وفا ۲۲ہش۔ سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ کے متعلق آج صبح ۹½ بجے بذریعہ فون یہ اطلاع ملی ہے۔ کہ کل سیر کے بعد حضور کا ٹمپریچر ۹۹ ہو گیا تھا۔ آج صبح ۹۷،۴ ہے۔ کھانسی میں اللہ تعالےٰ کے فضل سے کمی ہے۔ نیند بھی اچھی آگئی۔ الحمد للہ۔ احباب حضور کی صحت کاملہ کے لئے دعاؤں کا سلسلہ جاری رکھیں۔

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کو سر درد۔ متلی اور نزلہ کی تکلیف ہے احباب حضرت ممدوحہ کی کامل صحت کے لئے دعا کریں۔

مسلمانوں کی اجتماعی قوت کا واحد ذریعہ

معزز معاصر احسان نے ۱۴؍ جولائی کی اشاعت میں ایک مقالہ شائع کیا ہے جس میں مسلمانوں کو اجتماعی قوت حاصل کرنے کی طرف توجہ دلائی ہے۔ اور اس زمانہ میں مسلمانوں میں انتشار اور تفرقہ پر دردناک الفاظ میں ماتم کرنے کے بعد لکھا ہے۔ کہ:۔

"ہمیں اس وقت صرف اس امر کی ضرورت ہے۔ کہ تمام مسلمان سیاسی طور پر ایک جگہ اکٹھے ہوں۔ اور اپنی اجتماعی حیات کو برقرار رکھنے کے لئے زندگی کا جھپٹ کر مقابلہ کریں۔ کاش آپ ہندو قوم کی طرف غور کرتے۔ اگر ستیارتھ پرکاش کی ضبطی کا معاملہ آتے۔ تو آریہ اور سناتنی ہندو اکٹھے ہو جاتے ہیں جب کبھی بھی ہندو مسلمانوں سے متصادم ہوتے ہیں۔ تو ہندو خواہ کانگرسی ہو خواہ مہا سبھائی۔ سب ایک ہی صف میں کھڑے ہو جاتے ہیں۔ یہ تھا شیوہ مسلمانوں کا تو مسلمان آج اپنی تباہی کا موجب بن رہے ہیں"۔

یہی تجویز ہے۔ جو حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ بنصرہ ایک لمبے عرصہ سے مسلمانوں کے سامنے پیش کر رہے ہیں سب سے پہلے حضور ہی نے مسلمانوں کو اس طرف متوجہ کیا۔ کہ اسلام کی اس زمانہ میں دو تعریفیں ہیں۔ ایک مذہبی اور ایک سیاسی مذہبی تعریف ہر ایک شخص کے اختیار میں ہے۔ وہ جو چاہے تعریف کرے۔ اور اس کے مطابق جس کو چاہے کافر بنائے۔ اور جس کو چاہے مسلمان۔ دوسری تعریف سیاسی ہے۔ اور یہ تعریف مسلمانوں کا کوئی فرقہ ازخود نہیں کر سکتا۔ بلکہ یہ تعریف اسلام کا لفظاً ومعناً انکار کرنے والے کرتے ہیں اور کر سکتے ہیں۔ سیاسی طور پر کون لوگ مسلمان ہیں۔ اس کا جواب صرف ہندو عیسائی اور سکھ دے سکتے ہیں جن سے مسلمانوں کا سیاسی واسطہ پڑتا ہے۔ اگر ایک جماعت کو دیگر مذاہب کے پیرو مسلمان سمجھتے اور کہتے ہیں۔ تو ایک لاکھ مولویوں کے فتوے بھی اس کو سیاست اسلامیہ سے باہر نہیں نکال سکتے۔ سنی خواہ شیعوں کو کافر سمجھیں۔ لیکن دیکھنا یہ ہے کہ سیاسی معاملات میں ہندو اور سکھ سنیوں اور شیعوں سے کیا معاملہ کریں گے۔ کیا ایک دوسرے کو کافر سمجھنے کے سبب سے ہندو لوگ سنیوں اور شیعوں سے الگ الگ معاملہ کریں گے سیاستاً ان کے مفاد ایک ہیں۔ جن پر اسلام کا لفظ حاوی ہے۔ اور اگر مسلمان اس نکتہ کو نہیں سمجھیں گے۔ تو دوسری قومیں اُن کو ایک ایک کر کے کھا جائیں گی۔

۲۵ء میں بعض دردمند مسلمانوں نے امرتسر میں ایک آل پارٹیز کانفرنس اس غرض کے ماتحت قائم کی تھی۔ کہ مسلمانوں کی اجتماعی زندگی کے ساتھ تعلق رکھنے والے بعض اہم امور پر غور وخوض کیا جائے۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کو بھی اس میں شرکت کی دعوت دی گئی تھی حضور بوجہ علالت طبع شریک تو نہ ہو سکے۔ مگر ایک مضمون لکھ کر بھجوا دیا تھا۔ جس میں بڑے زور کے ساتھ فرمایا تھا۔ کہ:۔

"سب محنت رائیگان اور سب تدبیر عبث جائے گی۔ اگر اس امر کو اچھی طرح سوچ سمجھ نہ لیا گیا۔ کہ ہم باوجود ایک دوسرے کو کافر کہنے کے اغیار کی نظروں میں مسلمان ہیں۔ اور ایک کا نقصان دوسرے کا نقصان ہے۔ اور سیاسی میدان میں ہمیں مذہبی فتووں کو نظر انداز کر دینا چاہیئے کیونکہ وہ اس کے دائرۂ عمل سے خارج ہیں۔ اسلام ہرگز یہ نہیں کہتا کہ تم اپنی سیاسی ضروریات کے لئے ان لوگوں سے مل کر کام نہیں کر سکتے۔ جن کو تم مسلمان نہیں سمجھتے۔ اگر ہم ایسے موقعہ پر اتحاد نہ کر سکیں تو یقیناً اس سے یہ ثابت ہوگا۔ کہ ہمارا اختلاف اسلام کے لئے نہیں۔ بلکہ اپنی ذات کے لئے ہے"۔

اگرچہ بعض مسلمان انفرادی طور پر وقتاً فوقتاً اس تجویز کی اہمیت اور ضرورت کا اعتراف کرتے رہے ہیں۔ مگر افسوس کہ اب تک مسلمان لیڈروں نے پوری توجہ کے ساتھ اس کو کامیاب بنانے کے لئے کوئی کوشش نہیں کی۔ ورنہ اتنے لمبے عرصہ تک اگر مسلمانوں کو یہ سبق دینے پر زور دیا جاتا۔ تو اب تک حالات میں بہت حد تک امید افزا تغیر پیدا ہو چکا ہوتا۔ بہر حال اگر اب بھی مسلمانوں کی تربیت اس رنگ میں کی جائے۔ کہ وہ اس نکتہ کو سمجھ لیں۔ تو ان کی بہت ساری مشکلات کا حل ہو سکتا ہے۔ اتنی رواداری اور فراخدلی مسلمانوں میں جب تک پیدا نہ ہوگی۔ کہ وہ مذہبی اختلافات کو سیاسی اتحاد پر اثر انداز نہ ہونے دیں۔ وہ اس اجتماعی قوت سے یقیناً محروم رہیں گے۔ جس کا ہندوستان میں باعزت

اخبار احمدیہ

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کی صحت کے لئے دعا و صدقہ

(۱) ممبرات لجنہ اماء اللہ حیدر آباد نے اپنے پاک امام سلمہ اللہ تعالیٰ کی صحت و درازیٔ عمر کے لئے ایک جلسہ کر کے دعا کی۔ اور صدقہ کے لئے للعہ عثمانیہ چندہ جمع کر کے ایک بکرا قربانی کیا۔ اور مقامی غربا میں منٹ از قسم غلہ و پارچہ تقسیم کیا۔ اور للعہ روپیہ عثمانیہ کی رقم مرکز کے مستحقین کے لئے ارسال کی۔ خاکسار امۃ اللہ بشیرہ بیگم صدر لجنہ اماء اللہ حیدر آباد دکن

(۲) حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے لئے ایک بکرا صدقہ کیا گیا۔ اور جمعہ کے دن حضور کی صحت و درازیٔ عمر کے لئے دعائیں کی گئیں۔ خاکسار جہان خاں احمدی قائد مجلس خدام الاحمدیہ چک ۹ پنیار ضلع سرگودھا

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کے پیغام پر لبیک

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کا پیغام جماعت احمدیہ کے نام الفضل ۲۲ جون سے پڑھ کر جماعت میں سنایا گیا۔ اور مندرجہ ذیل ریزولیوشن متفقہ طور پر پاس کیا گیا۔ جماعت احمدیہ کوٹ قیصرانی کا ہر فرد اپنے آقائے نامدار فضل عمر حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی آواز مبارک پر دلی خلوص سے لبیک کہہ کر سلسلہ عالیہ احمدیہ کے وقار کے قائم رکھنے کی خاطر بدل و جان ہر قربانی کرنے کو ہر وقت تیار ہے۔ اور ہم دعا کرتے ہیں۔ کہ خداوند تعالیٰ حضور انور کا بابرکت سایہ ہم پر دیر تک رکھے۔ آمین اور جلد حضور انور کو صحت کاملہ عطا ہو۔ خاکسار خادم احمدیت اور حضور انور کی دعاؤں کا طالب۔ سردار محمد اکبر قیصرانی کوٹ قیصرانی ضلع ڈیرہ غازی خان

موضع بھابڑی میں احمدیوں پر حملہ کے خلاف قرار داد

انجمن احمدیہ دہلی کا ایک غیر معمولی اجلاس ۴ جون ۱۹۴۳ء کو منعقد ہوا۔ جس میں مندرجہ ذیل قرار داد باتفاق آرا پاس کی گئی۔ یہ جلسہ بھابڑی کے واقعہ پر جس میں مفسدہ پردازوں نے جماعت احمدیہ کے پُرامن اور معزز نہتے احباب پر تلواروں۔ ٹکوؤں لاٹھیوں سے حملہ کیا۔ اور خشت باری کی اظہار غم و غصہ کرتا ہے۔ اور گورنمنٹ سے درخواست ہے۔ کہ وہ ان مفسدہ پردازوں کے خلاف مناسب کارروائی کرے۔ تاکہ آئندہ اشرار کو ملک کا امن برباد کرنے کی جرأت نہ ہو۔ خاکسار نذیر احمد امیر جماعت احمدیہ نئی دہلی

مجلس انصار اللہ کے عہدہ داروں کا تقرر

مجلس انصار اللہ محمود آباد (سندھ) کے لئے چودھری عبدالغنی صاحب بھگواڑی کا تقرر بطور زعیم اور چودھری رستم علی صاحب راجپوت کا تقرر بطور سیکرٹری منظور کیا جاتا ہے۔ احباب جماعت مقامی سے درخواست ہے۔ کہ وہ ان کے فرائض کی سرانجام دہی میں تعاون فرما کر عنداللہ ماجور ہوں۔ شیر علی عفی عنہ صدر مجلس انصار اللہ

احمدیہ کمپنیوں میں بھرتی

بوجہ علالت میں کچھ عرصہ بھرتی کا کام نہیں کر سکا تھا۔ اب پھر میں نے بھرتی شروع کر دی ہے۔ اس وقت احمدیہ کمپنیوں کے لئے مزید نوے ریکروٹوں کی ضرورت ہے۔ فی الحال میں قادیان میں ریکروٹمنٹ کر رہا ہوں۔ اور چند روز تک انشاء اللہ دورہ بھی کروں گا۔ احباب سے درخواست ہے۔ کہ وہ احمدی نوجوانوں کو اس کے لئے تیار کریں۔ جو والدین یہ چاہتے ہیں۔ کہ ان کے بچے فوج میں ملازم ہو کر بھی احمدی ماحول کے اندر رہیں۔ ان کو چاہئے۔ کہ وہ اپنے لڑکوں کو احمدیہ کمپنی میں ہی بھرتی کرائیں۔ جو نوجوان اس وقت تیار ہوں۔ ان کو قادیان بھجوا دیا جائے۔ لیکن بھجوانے سے پہلے یہ تسلی کر لی جائے۔ کہ وہ فوج میں بھرتی کے قابل ہوں۔

مرزا شریف احمد اسسٹنٹ ریکروٹنگ آفیسر لاہور ایریا

"بے قاعدگی کے ساتھ کام کرنے میں کبھی برکت نہیں ہوتی"

خلیفۃ المسیح الثانی

بعض مجالس ابتدائے سال میں باقاعدگی اور استقلال سے کام کر رہی تھیں۔ مگر کچھ عرصہ سے ان کے کام میں سستی آ رہی ہے۔ خدام الاحمدیہ کے سارے لائحہ عمل کا بنیادی امر استقلال ہے۔ سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ "تو میں نے انہیں نصیحت کی ہے۔ . . . . بلکہ انہیں اپنے اندر شائق کریں۔ جو یہ اقرار کریں۔ کہ وہ بے قاعدگی کے ساتھ نہیں بلکہ باقاعدگی کے ساتھ کام کیا کریں گے۔ بے قاعدگی کے ساتھ کام میں کبھی برکت نہیں ہوتی۔ اگر تھوڑا کام کیا جائے۔ لیکن مسلسل کیا جائے۔ تو وہ اس کام سے زیادہ بہتر ہوتا ہے۔ جو زیادہ کیا جائے لیکن تواتر اور تسلسل کے ساتھ نہ کیا جائے۔" (خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ)

تمام مجالس کو بالعموم توجہ دلائی جاتی ہے۔ کہ وہ اپنے فرائض کو پہچانیں اور تندہی اور استقلال سے اس لائحہ عمل پر گامزن ہو جائیں۔ جس کے ذریعہ وہ اس مقصد میں کامیاب ہو سکتے ہیں۔ جو خدا تعالیٰ نے نوجوانان احمدیت کے سپرد کیا ہے۔

معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ

ایک احمدی نوجوان کی کامیابی

سید ممتاز احمد شاہ صاحب پسر خان صاحب سید غلام حسین شاہ صاحب ویٹرنری آفیسر ریاست بھوپال نے امسال لنڈن کے رائل کالج آف ویٹرنری سرجنز سے ایم۔ آر۔ سی۔ وی۔ ایس کا آخری امتحان پاس کر کے ویٹرنری کی آخری ڈگری حاصل کی ہے۔ اللہ تعالیٰ مبارک کرے۔ اور بخیریت واپس لائے۔

درخواست ہائے دعا

(۱) ملک عبدالقدیر صاحب و غلام مرتضےٰ صاحب جنگی خدمات پر ہیں۔ بخیریت واپسی کی دعا کی درخواست کرتے ہیں (۲) سید محمود احمد صاحب [illegible] پاک بیٹا پتھری کے اپریشن کی وجہ سے بیمار رہیں۔ (۳) مسعود احمد خان پسر حامد حسین خان صاحب معاون ناظر دعوۃ و تبلیغ بیمار رہیں۔ احباب سب کی صحت کے لئے دعا فرمائیں۔

۲۵ جولائی ۱۹۴۳ء بروز اتوار یوم التبلیغ برائے غیر مسلم احباب مقرر ہے۔ دوست اچھی طرح نوٹ کر لیں (ناظر دعوۃ و تبلیغ)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا آج سے ۵۰ سال قبل کا ایک مکتوب

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سنہ ۱۸۹۳ء میں جب مسٹر عبداللہ آتھم کے ساتھ مباحثہ کرنے کے لئے امرتسر تشریف لے گئے۔ تو وہاں پہونچکر حضور علیہ السلام نے جہاں مولوی عبدالحق صاحب غزنوی کے ساتھ مباہلہ کرنے کی اطلاع اور مقام مباہلہ اور تاریخ کا تعین ایک اشتہار کے ذریعہ پبلک میں مشتہر فرمائی۔ وہاں مولوی عبدالحق صاحب غزنوی کے ایک خط کے جواب میں خود بھی ایک مکتوب تحریر فرمایا۔ چونکہ حضور علیہ السلام کا یہ مکتوب مجموعہ مکاتیب و اشتہارات میں شائع نہیں ہوا۔ اس لئے آج اسے مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری کی کتاب "تاریخ مرزا" سے لے کر الفضل میں شائع کیا جاتا ہے:-

خاکسار ملک فضل حسین کارکن صیغہ تالیف و تصنیف

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہ و نصلی

از طرف عاجز عبداللہ الصمد غلام احمد عافاہ اللہ و ایدہٗ

میاں عبدالحق غزنوی کو واضح ہو۔ کہ اب حسب درخواست آپ کے جس میں آپ نے قطعی طور پر مجھ کو کافر اور دجال لکھا ہے۔ مباہلہ کی تاریخ مقرر ہو چکی ہے۔ اور میرے امرتسر میں آنے کے لئے دو ہی غرضیں تھیں۔ ایک عیسائیوں سے مباحثہ اور دوسرے آپ کے ساتھ مباہلہ۔ میں بعد استخارہ مسنونہ انہیں دو غرضوں کے لئے اپنے قبائل کے آیا ہوں۔ اور جماعت کثیر دوستوں کی جو میرے ساتھ کافر ٹھہرائی گئی ہے بلا یا ہوا اور اشتہارات شائع کر چکا ہوں۔ اور متخلف پر لعنت بھیج چکا ہوں۔ اب جس کا جی چاہے لعنت سے حصہ لے۔ میں تو حسب وعدہ میدان مباہلہ یعنی عیدگاہ میں حاضر ہو جاؤں گا۔ خدا تعالیٰ کاذب اور کافر کو ہلاک کرے۔ ولا تقف ما لیس لک بہ علم ان السمع والبصر والفؤاد کل اولئک کان عنہ مسئولا۔ یہ بھی واضح رہے۔ کہ میں ۱۵ جون سنہ ۹۳ء کے مباحثہ میں نہیں جاؤں گا۔ بلکہ میری طرف سے اخویم حضرت حکیم مولوی نورالدین صاحب یا حضرت مولوی سید محمد احسن صاحب بحث کے لئے جائیں گے ہاں یہ مجھے منظور ہے۔ کہ مقام مباہلہ میں کوئی وعظ نہ کروں۔ صرف یہ دعا ہو گی۔ کہ میں مسلمان اللہ رسول کا متبع ہوں۔ اگر میں اس قول میں جھوٹا ہوں تو اللہ تعالیٰ میرے پر لعنت کرے۔ اور آپ کی طرف سے یہ دعا ہو گی۔ کہ یہ شخص درحقیقت کافر اور کذاب اور دجال اور مفتری ہے۔ اگر میں اس قول میں جھوٹا ہوں۔ تو خدا تعالیٰ میرے پر لعنت کرے۔ اور اگر یہ الفاظ میری دعا کے آپ کی نظر میں ناکافی ہوں۔ تو جو آپ تقویٰ کی راہ سے لکھیں۔ کہ دعا کے وقت یہ کہا جائے۔ وہی لکھ دوں گا۔ مگر اب ہرگز ہرگز تاریخ مباہلہ تبدیل نہیں ہو گی۔ لعنۃ اللہ علی من تخلف منا و ما حضر فی ذالک التاریخ والیوم الوقت۔ والسلام علی عبادہ الذین اصطفیٰ

خاکسار غلام احمد از امرتسر دہم ذیقعدہ سنہ ۱۳۱۰ھ

(منقول از تاریخ مرزا صفحہ ۳۶-۳۷)

ذکر حبیب علیہ السلام

روایات جناب حکیم دین محمد صاحب ملٹری اکونٹنٹ

بتوسط صیغہ تالیف و تصنیف

(۳۶)

رات کو حضرت اقدس مع چیدہ چیدہ خدام اس مکان کے اوپر کے کمرہ میں استراحت فرماتے۔ اور مہمان نیچے کے کمروں میں یا موسم کے لحاظ سے صحن میں سوتے تھے۔ ایک دفعہ کا ذکر ہے۔ کہ رات کے بارہ بجے ہوں گے۔ کہ میاں شادی خاں صاحب مرحوم نے نیچے آکر مجھے جگایا۔ اور کہا۔ کہ بھنگن کو بلا لاؤ۔ کیونکہ حضرت اقدس کو اسہال آرہے ہیں۔ کموڈ ہر دفعہ صاف کروانا ہے۔ میں نے ان سے عرض کیا۔ کہ ایک تو بھنگن کو لانے میں دیر بہت ہو جائے گی۔ دوسرے یہ کہ وہ رات زیادہ گذر جانے کے باعث نہ آسکے۔ یا پولیس والے میرے وہاں تک پہونچنے میں حائل ہوں۔ اس لئے بہتر یہی ہے۔ کہ میں حضرت اقدس کا کموڈ خود صاف کر دیا کروں۔ آپ لوٹے سے پانی ڈال دیا کریں۔ اس سمجھوتہ پر وہ نیچے اوپر سے گئے۔ اور میں نے پاٹ صاف کر دیا۔ انہوں نے ہاتھ دہلائے۔ میں نے پاٹ کموڈ میں صاف کر کے رکھ دیا۔ اور آتے ہوئے شادی خان صاحب سے کہہ آیا۔ کہ میں نیچے جا کر لیٹتا ہوں۔ جب ضرورت ہوئی۔ مجھے نیچے سے آواز دے کر بلا لو۔ چنانچہ چند مرتبہ کچھ کچھ وقفہ کے بعد قریباً (گھنٹہ یا کم) بھائی شادی خان صاحب مجھے بلاتے رہے۔ اور میں نے بخوشی اس خدمت کو سرانجام دیا۔ (الحمد للہ علی ذالک)

(۳۷)

مولوی کرم دین والا مقدمہ پہلے چندولال مجسٹریٹ کے پیش ہوتا رہا۔ پھر جب چندولال بوجہ نالائقی مجسٹریٹی سے تنزل کر کے سب جج بنا کر کسی دوسری جگہ تبدیل کر دیا گیا۔ تو پھر اس کی جگہ آتمارام مجسٹریٹ کی عدالت میں پیشی ہوتی رہی۔ حضرت اقدس اور حکیم فضل دین صاحب مرحوم بطور ملزمان پیش ہوتے تھے۔ اول الذکر مجسٹریٹ تو حضرت اقدس کو کرسی پر بیٹھنے کی اجازت دے دیا کرتا تھا۔ مگر مؤخر الذکر اجازت نہ دیتا تھا۔ مقدمہ کا فیصلہ بھی آتمارام نے ہی کیا۔

(۳۸)

پورے دس بجے حضرت اقدس معہ ہمراہیاں فٹن میں سوار ہو کر احاطہ کچہری میں تشریف لے جاتے۔ اور عدالت کے باہر برلب سڑک شطرنجی دریاں بچھا کر جو کہ ہم فٹن میں رکھ کر ساتھ لے جاتے ان پر بیٹھ جاتے۔ عدالت سے آواز آنے پر حضور علیہ السلام مع وکلا اور چند خدام کے کمرۂ عدالت میں تشریف لے جاتے فارغ ہونے کے بعد واپسی پھر فٹن میں ہوتی تھی۔

(۳۹)

الفاظ لئیم اور کذاب کے معنی کے متعلق عدالت میں مولوی کرم دین بڑے بڑے مولوی بطور گواہ بلوا کر اپنے مطلب کے موافق وضاحت کروانی چاہتا تھا۔ ان الفاظ کی صحیح وضاحت کے لئے ہماری طرف سے بھی عدالت میں پیش کرنے کے لئے کئی دفعہ عربی کتب کی ضرورت پیش آئی۔ چنانچہ اس غرض کے لئے قادیان سے کتابیں لائی جاتی رہیں (ایک دو دفعہ لاہور سے بھی منگوائی گئی تھیں

مرتب)

سُورۂ فاتحہ میں عیسائی عقائد کی تردید

عیسائیوں کے وہ عقائد جن پر گویا اُن کے مذہب کا دارومدار ہے چار ہیں۔ اول ابنیتِ مسیح یعنی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ابن اللہ ہونا۔ دوم۔ تثلیث۔ یعنی تین خداؤں کا ایک جیسی قدرتوں کا مالک ہونا۔ سوم صلبِ مسیح یعنی حضرت مسیح علیہ السلام کا صلیب پر مارا جانا۔ چہارم۔ کفارہ یعنی حضرت مسیح علیہ السلام کا لوگوں کے گناہوں کے بدلہ میں لعنتی موت کا قبول کرنا + ان ہر چہار عقائد کی تردید سورۂ فاتحہ میں موجود ہے۔ جیسا کہ مندرجہ ذیل دلائل سے ظاہر ہوگا۔

(۱)

ابنیتِ مسیح۔ عیسائیوں کا عقیدہ ہے۔ کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام خدا تعالیٰ کے بیٹے ہیں۔ قرآن مجید میں اس کی پرزور تردید ہے۔ کیونکہ خدا تعالےٰ کا بیٹا ہونے کے یہ معنے ہیں۔ کہ وہ فانی ہے۔ ورنہ اسے قائم مقام کی ضرورت کیوں پیش آئی۔ اور فنا ایک نقص ہے۔ مگر خدا ناقص نہیں ہو سکتا۔ ورنہ وہ خدا نہیں۔ اسی لئے سورۃ فاتحہ میں فرمایا الحمد للہ رب العالمین یعنی اللہ تعالےٰ تمام تعریفوں کا مستحق۔ تمام خوبیوں کا جامع اور تمام کمالات کا سرچشمہ ہے۔ اور خدا کا بیٹا ہونا ایک نقص ہے۔ اس لئے خدا کا کوئی بیٹا نہیں۔ کیونکہ وہ نقائص سے منزہ ہے۔

تثلیث۔ عیسائی مانتے ہیں کہ تین اقانیم ہیں۔ مگر سورۃ فاتحہ میں اللہ تعالےٰ کی جو چار صفات بیان ہوئی ہیں۔ یعنی رب العٰلمین رحمٰن۔ رحیم اور مالک الدین۔ وہ اس کو یگانہ اور یکتا ثابت کرتی ہیں۔ کیونکہ جو ذات تمام جہانوں کی ربوبیت کرتی ہے۔ ہر ایک انسان کی فطری اور طبعی ضروریات کو صفتِ رحمانیت کے ماتحت بوجہ اتم پورا کرتی ہے۔ لوگوں کے اعمال صالحہ کا بدلہ اچھے دیتی ہے۔ اور جزا کے دن کی مالک ہے۔ یقیناً اس کی موجودگی میں دنیا کا کاروبار چلانے کے لئے کسی اور مددگار کی ضرورت نہیں۔ اسی طرح ایاك نعبد و ایاك نستعین میں بھی اللہ تعالیٰ کو عبادت اور استعانت کا واحد مستحق بیان کیا گیا ہے پس سورۃ فاتحہ کا مرکزی نقطہ توحید ہے اور تثلیث کے سراسر مخالف۔

عیسائی عقیدہ رکھتے ہیں کہ حضرت مسیح علیہ السلام صلیب پر چڑھ کر لعنتی ہوئے۔ پولوس رسول نے حضرت مسیح علیہ السلام کے صلیب پر چڑھنے اور ملعون ہونے کا خیال عیسائیوں میں رائج کیا ہے چنانچہ گلتیوں ۳ب آیت ۱۳ میں لکھا ہے۔ "مسیح جو ہمارے لئے لعنتی بنا۔ اس نے ہمیں مول لے کر شریعت کی لعنت سے چھڑایا۔ کیونکہ لکھا ہے کہ جو کوئی لکڑی پر لٹکایا گیا وہ لعنتی ہے" مگر سورۂ فاتحہ اجمالی طور پر حضرت مسیح علیہ السلام کو صراط الذین انعمت علیھم میں منعم علیھم کی ذیل میں لاکر ان کے ملعون ہونے کو باطل ثابت کر رہی ہے۔ کیونکہ ملعون اور منعم علیہ ایک جگہ جمع نہیں ہو سکتے۔

عیسائی حضرات یہ بھی مانتے ہیں۔ کہ حضرت مسیح علیہ السلام نے تمام گناہگاروں کے گناہ اپنے سر لئے اور ان کی سزا کے طور پر وہ خود صلیب پر چڑھ گئے۔ اب جو شخص آپ کے صلیب دئے جانے پر ایمان لائے گا۔ اس کے تمام گناہ بخشے جائیں گے۔ اور اس کے اعمال پر اس سے مواخذہ نہیں ہوگا۔ مگر سورۃ فاتحہ میں آیت ایاك نعبد و ایاك نستعین میں بتایا گیا ہے۔ کہ اب بھی اللہ تعالےٰ کی ہی عبادت کرنی چاہیئے۔ اور اب بھی انسان نیک اعمال بجا لانے اور بدیوں سے بچنے کے لئے اللہ تعالےٰ کی مدد کا اسی طرح محتاج ہے۔ جس طرح آج سے دو ہزار سال قبل تھا۔ اور انسان کی زبان سے اھدنا الصراط المستقیم کہلوا کر اس سے یہ اقرار لیا۔ کہ اب بھی اس کو ہر لحہ اللہ تعالےٰ کی رہنمائی کی ضرورت ہے نہ یہ کہ وہ صلب مسیح پر ایمان لاکر آزاد ہو گیا ہے۔

ایاك نعبد و ایاك نستعین میں یہ بھی بتایا گیا ہے۔ کہ ہر ایک انسان الگ الگ طور پر عبادت اور دیگر اعمال کے لئے مکلف ہے۔ ایک شخص کی نیکی دوسرے کے اعمال نامہ میں نہیں لکھی جاتی۔ اور نہ ہی کسی کا سزا پانا دوسروں کو سزا سے بچا سکتا ہے گویا لا تزر وازرۃ وزر اخریٰ کا ایجابی پہلو ہے۔

مندرجہ بالا امور سے ثابت ہے کہ کہ سورۃ فاتحہ عیسائی مذہب کے اصولی اور بنیادی عقاید کی علی الاعلان تردید کر رہی ہے۔ یہی نہیں بلکہ عیسائیت کے دوسرے عقاید کا بھی جو ان کے فروع ہیں یا ان کے علاوہ ہیں ابطال کرتی ہے۔

عیسائیوں کے نزدیک خدا تعالیٰ کسی کے گناہ نہیں بخشتا ورنہ اس کا عدل ٹوٹتا ہے۔ اس لئے اپنے معصوم اور بے گناہ بیٹے کو لوگوں کے گناہوں کے کفارہ کے طور پر صلیب کی سزا دلوادی گویا گنہ گار کو سزا نہ دینا اور بالکل بے گناہ کو صلیب پر چڑھا کر اس کے گلے میں لعنت کا طوق ڈالنا عدل کے عین مطابق ہے۔ مگر سورۃ فاتحہ میں اللہ تعالیٰ کو رحمٰن و رحیم یقین کیا گیا ہے اور اس کو مالك یوم الدین قرار دے کر اس امر پر روشنی ڈالی ہے کہ وہ اپنے بندوں کے گناہوں کو معاف کرنے اور اعمال صالحہ بجا لانے والوں کو اجر عظیم دینے کا مجاز ہے۔

ایک لطیف بات یہ ہے کہ عیسائی خدا تعالےٰ کو باپ کہتے ہیں۔ لیکن یہ عقیدہ رکھتے ہیں کہ خدا بندہ کے گناہ معاف نہیں کر سکتا۔ اور اس کی سچی توبہ اور حقیقی ندامت کے باوجود بغیر انتقام لئے اس کی آتش غضب فرو نہیں ہوتی۔ لیکن اسلام خدا کو نہ باپ اور نہ ماں کے نام سے یاد کرنے کا حکم دیتا ہے۔ کیونکہ محبت کو ناپنے کے یہ دونوں محدود پیمانے ہیں۔ سورۃ فاتحہ میں اللہ تعالےٰ کو رب العالمین کے نام سے موسوم کیا گیا ہے۔ جو قطعی طور پر اس بات پر دلالت کرتا ہے۔ کہ اس کی شفقت اور ذرہ نوازی کا دائرہ غیر محدود اور نہ ختم ہونے والی مدت تک ممتد ہے۔

پھر عیسائی جہنم کو ابدی یقین کرتے ہیں (متی ۲۵/۴۱) مگر اسلام نے جہنم کو صرف اصلاحی مقام تک محدود قرار دیا ہے۔ اور یوں بھی محدود گناہوں کی سزا غیر محدود دینا عقل سلیم کے خلاف ہے۔ سورۃ فاتحہ میں اللہ تعالےٰ کو مالک یوم الدین کہہ کر اس بات کا اعلان کیا ہے۔ کہ بدیوں کی سزا ان کے مطابق ہوگی۔ اور اگر وہ بلا سزا بھی معاف کر دے۔ تو وہ ایسا کر سکتا ہے۔ کیونکہ وہ مالک ہے۔

علاوہ ازیں عیسائیت خدا کے فضل کو بنی اسرائیل کے ساتھ مقید کرتی ہے۔ جو نسلی اور قومی امتیاز ہے۔ پولوس رومیوں کے نام کے خط ۹/۴،۵ میں لکھتا ہے "وہ اسرائیلی ہیں۔ اور پاک ہونیکا حق اور جلال اور عہود اور شریعت اور عبادت اور وعدے انہیں کے ہیں۔ اور قوم کے بزرگ اُنہیں کے ہوتے ہیں اور جسم کی رو سے مسیح بھی انہیں میں سے ہُوا"

قرآن پاک نے متعدد آیات میں اس نظریہ کی تردید کی ہے۔ سورۃ فاتحہ میں رب العالمین اور صراط الذین انعمت علیھم کی عمومیت اللہ تعالےٰ کی نعمتوں کو کسی خاص قوم یا کسی ایک ملک سے وابستہ قرار نہیں دیتی۔

خاکسار:۔ محمد منور متعلم درجہ ثالثہ
جامعہ احمدیہ قادیان

فتح گڑھ چوڑیاں میں احمدی مبلغ پر دو دفعہ حملہ

مولوی سید احمد شاہ صاحب مبلغ مقامی تبلیغ و امام الصلوٰۃ دار التبلیغ فتحگڑھ چوڑیاں اطلاع دیتے ہیں کہ عرصہ ایک ماہ سے فتحگڑھ چوڑیاں کے احراری و مخالفین سلسلہ انکو مختلف طریقوں سے تنگ کر رہے ہیں۔ بعض اوقات بعض غنڈے ان کے پاس آکر سلام علیکم کہتے ہیں اور مصافحہ کرتے ہوئے ان کا ہاتھ اس زور سے دباتے ہیں۔ کہ ان کی چیخ نکل جاتی ہے۔ چند دن کا واقعہ ہے۔ کہ وہ ایک دکان پر بیٹھے تبلیغ کر رہے تھے کہ ایک کشمیری لڑکے نے آکر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو فحش گالیاں دینی شروع کر دیں۔ جب شاہ صاحب نے اس کو گالیاں دینے سے منع کیا تو اس نے اور اس کے ساتھیوں نے حملہ کر دیا۔ دھکے مار مار کر ان کو شہر سے باہر نکال دیا۔ وہ لوگ مختلف قسم کے نعرے لگاتے اور شور و غوغا کرتے رہے۔ وہ گالیاں دیتے رہے۔ اس کے بعد اب ایک گوجر نے جو وہاں کے شرارتی گروہ کا لیڈر ہے۔ شاہ صاحب کو دھمکی دی ہے کہ اگر انہوں نے یہاں تبلیغ کرنی نہ چھوڑی تو ہم اس کا بندوبست کر دیں گے۔ شاہ صاحب اپنی رپورٹ میں لکھتے ہیں۔ کہ مجھے ان سے اپنی جان کا خطرہ ہے۔ تمام احمدی احباب سے درخواست ہے۔ کہ شاہ صاحب کے لئے دعا کریں۔ اور ضلع کے حکام سے درخواست کی جاتی ہے کہ ان لوگوں کو جو فریضۂ تبلیغ کی ادائیگی میں ناواجب طور پر مزاحمت کر رہے ہیں مناسب سرزنش فرما کر انصاف پروری کا ثبوت دیں۔ (انچارج مقامی تبلیغ قادیان)

مختلف مقامات میں تبلیغ احمدیت

کراچی۔ مولوی محمد یار صاحب عارف ۱۵ر جون سے ۳۰ر جون تک کی رپورٹ میں لکھتے ہیں۔ کہ خاکسار نے چار لیکچر دئیے۔ دو پبلک لیکچر تھے۔ جن میں ہندو۔ پارسی۔ غیر احمدی سکھ وغیرہ شامل تھے۔ جلسے کامیاب و مؤثر رہے۔ سات تبلیغی ملاقاتیں کیں۔ ۲۶ درس دئے گئے۔ مختلف تبلیغی مسائل سمجھائے گئے۔

علاقہ سندھ۔ مولوی غلام احمد صاحب فرخ لکھتے ہیں کہ جون کے مہینے میں ۸ لیکچر دئے ۸۳۔ اشخاص کو انفرادی تبلیغ کی۔ نصرت آباد ناصر آباد۔ کنری۔ گوٹھ عمرانی۔ محمد آباد وغیرہ میں دورہ کیا اور درس بھی دیا جاتا رہا۔ کراچی کا دورہ کیا اور وہاں تربیتی درس جاری رکھا۔

سری نگر۔ مولوی عبد الواحد صاحب تحریر فرماتے ہیں۔ کہ جون کے آخری ۱۵ر ایام میں دس افراد کو انفرادی تبلیغ کی سات دفعہ درس قرآن و حدیث دیا۔ اور تبلیغی اشتہار وغیرہ تقسیم کیا گیا۔ ایک پنڈت جو خدا کی ہستی کا قائل نہ تھا۔ امیر المؤمنین کی دعاؤں کو دیکھکر خدا تعالیٰ کی ہستی کا قائل ہو گیا ہے۔ ایک اور معزز دوست احمدیت کے قریب ہیں۔

بنگہ ضلع جالندھر سے گیانی واحد حسین صاحب لکھتے ہیں۔ کہ انفرادی تبلیغ میں چند اصحاب سے ملاقات کی۔ جماعت کی تربیت کی گئی۔ ایک غیر احمدی دوست سے دو دفعہ تبادلہ خیالات کیا گیا۔

گجرات۔ مولوی عبد الغفور صاحب لکھتے ہیں کہ ۸ مقامات کا دورہ کیا۔ بعض جگہ مخالف مولویوں سے تبادلہ خیالات کیا گیا جس کا اثر حاضرین پر اچھا ہوا۔ ۹ لیکچر دیئے گئے۔ ۶ تربیتی درس دیئے۔ بعض مقامات پر ترک حقہ کی تحریک کی۔ جو مؤثر اور مقبول ہوئی۔ گجرات میں سکھوں کے پانچویں گرو صاحب کے شہیدی گورپرب کی تقریب پر ڈاکٹر عبد الرحمٰن صاحب آف موگا کو بھی تقریر کا موقعہ ملا۔ انہوں نے پانچویں گورو صاحب کے واقعات اور سکھوں کے باہمی تعلقات پر تقریر کی۔ جس کا سکھ حضرات پر اچھا اثر ہوا۔

مالابار۔ مولوی عبد اللہ صاحب مالاباری جون کے آخری دو ہفتوں کی رپورٹ میں لکھتے ہیں۔ کہ اس عرصہ میں کالی کٹ۔ کنانور۔ منگلور۔ پنگاڑی وغیرہ میں دورہ کیا۔ دو لیکچر اور دس تربیتی درس دیئے نو اشخاص کو انفرادی تبلیغ کی۔ منگلور میں دو مولویوں سے وفات مسیح پر کامیاب مناظرہ ہوا۔ مختلف جگہوں پر چندوں کی باقاعدگی کی تحریک کی گئی۔

پونچھ (کشمیر) مولوی محمد حسین صاحب مبلغ لکھتے ہیں۔ کہ ۱۶ جون سے ۴ر جولائی تک مختلف مواقع پر تقاریر کیں۔ اور ۱۱۲ آدمیوں کو انفرادی طور پر پیغام حق پہونچایا۔ ۹ درس دیئے۔ اور پانچ اشخاص سے تبادلہ خیالات کیا۔ احمدی احباب کے تعاون سے مختلف کامیاب جلسے کئے۔ جن کا اچھا اثر ہوا

بہار۔ مولوی محمد سلیم صاحب لکھتے ہیں۔ کہ ایک لیکچر دیا گیا۔ روزانہ تربیتی درس کا سلسلہ جاری رہا۔ ۱۵ اصحاب کو انفرادی تبلیغ کی۔ حضرت امیر المؤمنین کی صحت کے لئے دعائیں کی گئیں۔ اور صدقے دلوائے گئے۔ خان پور مکی۔ تارا پور۔ اتر گنج۔ بھاگلپور و مضافات کا دورہ کیا۔

لائلپور۔ مولوی عبد القادر صاحب لکھتے ہیں کہ جون کے مہینہ میں موضع دھیرو کہ چک ۳۴۴ گیا۔ اپریل میں دو نوجوان احمدی ہوئے تھے۔ اور اب دو اور نوجوانوں نے بیعت کی ہے۔ انفرادی طور پر بعض اصحاب کو تبلیغ کی گئی۔ تربیتی درس بھی دیئے گئے۔

گھٹیالیاں۔ ضلع سیالکوٹ سے سید احمد علی صاحب لکھتے ہیں۔ جون میں خاکسار نے مختلف مقامات کا دورہ کیا۔ گھٹیالیاں میں مختلف تربیتی درس اور جلسے کئے عیسائیوں سے اختلافی مسائل پر مؤثر اور دلچسپ بحث ہوئی۔ اس عرصہ میں ہیزم جاکر انفرادی تبلیغ کی۔ نیز یہاں ایک مناظرہ بھی ہوا جس میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے مولوی عبد اللہ معمار کو سخت زک اٹھانی پڑی۔ تین موضوع زیر بحث تھے۔ خاکسار اور قاضی محمد نذیر صاحب مناظر تھے۔ ہمارے دلائل کی تاب نہ لاکر مخالف لوگوں نے شرارت شروع کر دی۔ جس کی بناء پر افسران کو یہ مناظرہ روکنا پڑا۔

بگول گھوڑے واہ سے مولوی عبد العزیز صاحب لکھتے ہیں۔ کہ تین پبلک لیکچر دیئے۔ مختلف دس گاؤں کا دورہ کیا۔ اور انفرادی طور پر ۴۰ آدمیوں کو تبلیغ کی۔

سانڈھن ضلع آگرہ سے مولوی بشیر احمد صاحب مبلغ اطلاع دیتے ہیں۔ کہ ماہ جون میں صالح نگر اور مضافات کا دورہ کیا۔ ۷۵ اصحاب کو تبلیغ کی گئی ٹریکٹ بھی تقسیم کئے گئے۔ الفضل سے چار خطبات پڑھ کر سنائے گئے۔ آگرہ جاکر ایک میٹنگ میں شامل ہوا۔ جمعہ کو تربیتی خطبہ پڑھا۔ روزانہ درس جاری ہے

مین پور۔ ضلع آیٹہ سے مولوی فضل الدین صاحب مبلغ لکھتے ہیں۔ کہ مختلف نو مقامات کا تبلیغی دورہ کیا۔ اور درس بھی جاری رکھا۔ مختلف اصحاب سے تبلیغی ملاقاتیں کیں۔

جماعت احمدیہ شاہ مسکین کا سالانہ جلسہ

مورخہ ۳۔۴ جولائی بروز ہفتہ اتوار شاہ مسکین میں جماعت ہذا کا شاندار سالانہ جلسہ ہوا۔ جس میں مولوی محمد اسمٰعیل صاحب دیالگڑھی۔ گیانی عباد اللہ صاحب

یوم التبلیغ کے لئے تبلیغی لٹریچر

یوم تبلیغ برائے مسلم اصحاب مورخہ ۲۵ر جولائی ۱۹۴۳ء کے لئے صیغہ نشرو اشاعت جو لٹریچر مہیا کرے گا۔ اس کی تفصیل درج ذیل ہے:۔

رسالے وکتب

(۱) احمدی وغیر احمدی میں فرق } ۲ر فی نسخہ
تصنیف حضرت مسیح موعود علیہ السلام

(۲) Why I believe in Islam } ار فی نسخہ
حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی کا
ایک تبلیغی لیکچر انگریزی میں۔

(۳) گذشتہ اور موجودہ جنگ کے متعلق پیشگوئیاں } ار فی نسخہ
مصنفہ مولوی جلال الدین صاحب شمس مبلغ انگلستان

(۴) غلبۂ اسلام بذریعہ حضرت مسیح موعود } ۲ر فی نسخہ
علیہ الصلوٰۃ والسلام

(۵) دیوان غالی کا فیصلہ۔ مصنفہ منشی } ار فی نسخہ
گلاب الدین صاحب۔

(۶) اظہار حق۔ مصنفہ مولوی } ۲ر فی نسخہ
سمیع اللہ خان صاحب فاروقی

(۷) احسانات مسیح موعود علیہ السلام۔ ار " "

(۸) حقیقۃ الجنون۔ مصنفہ } ۴ر فی نسخہ
جناب مہدی حسین صاحب

(۹) امام المتقین۔ پنجابی میں تبلیغی نظمیں } ۳ر فی نسخہ
مصنفہ ڈاکٹر منظور احمد صاحب بھیروی۔

ٹریکٹ

(۱) "وفات مسیح علیہ السلام کے متعلق } پانچ روپے فی
علماء مصر کا فتویٰ" } سینکڑہ

(۲) "اس زمانہ کے امام کو ماننا ضروریات } چار روپے
اور ایمانیات میں سے ہے۔" } فی سینکڑہ

(۳) "آیت خاتم النبیین کی } چار روپے
صحیح تفسیر" } فی سینکڑہ

(۴) "کیا آنحضرت صلعم کے بعد نبوت } چار روپے
غیر تشریعی کے اجراء کا قائل کافر ہے؟" } فی سینکڑہ

(۵) "اسلامی تنظیم کے پانچ ارکان } چار روپے
اور مسلمانوں کی موجودہ } فی
مشکلات کا حل" } سینکڑہ

(۶) "ندائے ایمان" چار روپے فی سینکڑہ

(۷) "آسمانی آواز" " " " "

مہتمم نشر و اشاعت قادیان

ایک ضروری اعلان!

۱۴ر جولائی کے اخبار الفضل میں ایک نوٹ بعنوان "اپنا نوسالہ حساب اپنے سامنے رکھ کر نظر ثانی کریں"۔ شائع ہوا ہے۔ مگر اخبار میں گنجائش نہ ہونے کے سبب اس نوٹ کا کچھ حصہ حذف ہو گیا ہے۔ جس سے تحریک جدید کے متعلق غلط فہمی پیدا ہو سکتی ہے۔ اس غلط فہمی کا ازالہ کرنے کے لئے آئندہ کسی پرچہ میں انشاء اللہ تعالیٰ لکھا جائے گا۔

بعض احباب نے شکوہ کیا ہے۔ کہ ان کا نوسالہ حساب کیوں نہیں ارسال کیا گیا۔ ایسے احباب یاد رکھیں۔ کہ نوسالہ حساب صرف ان کا بنایا جاتا ہے۔ جن کا سال نہم سو فیصدی مرکز میں داخل ہو جائے۔ جن کا سال نہم وصول نہ ہو۔ ان کا نہیں بنایا جاتا۔ پس آپ سال نہم کا چندہ ۳۱ر جولائی تک مرکز میں داخل کر کے سابقون اولون کے دوسرے دور میں آجائیں۔ پھر آپ کا نام دعا کے لئے بھی حضرت کے حضور پیش ہوگا۔ اور نوسالہ حساب بھی ارسال کر دیا جائیگا۔ انشاء اللہ تعالیٰ

(فنانشل سیکرٹری تحریک جدید)

وصیتیں

نوٹ:۔ وصایا منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی کو کوئی اعتراض ہو۔ تو دفتر کو اطلاع کر دے۔ سیکرٹری بہشتی مقبرہ

نمبر ۶۸۱۳ منکہ جلال الدین ولد محمد بخش صاحب قوم اعوان عمر تقریباً پینتالیس سال تاریخ بیعت ۱۹۱۴ء ساکن قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ یکم جون ۱۹۴۳ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں:۔

میری جائیداد اس وقت نقد و مکانات گروی مبلغ سولہ سو روپیہ ۱۶۰۰/- کی مالیت کی ہے۔ میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ نیز میری وفات پر اگر اس کے علاوہ کوئی اور جائیداد ثابت ہوئی تو اس کے بھی دسویں حصہ کی صدر انجمن احمدیہ مالک ہوگی۔ جائیداد کی تفصیل حسب ذیل ہے:۔ نقد موجود مبلغ چار صد روپیہ ۴۰۰/-۔ تین عدد مکان میاں عبد اللہ خان صاحب (متصل دکان بھائی محمود احمد صاحب) جو خاکسار کے پاس رہن ہیں۔ ایک ہزار روپیہ ۱۰۰۰/- مکان سندھی و اللہ دتا ماشکیان متصل ٹاؤن کمیٹی خاکسار کے پاس مبلغ ۲۰۰/- روپیہ میں رہن ہیں۔ ان دکانوں کا کرایہ مجھے قریباً گیارہ روپے ماہوار آتا ہے۔ میں اس آمد کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ کرتا ہوں۔ مورخہ ۲۳ ربیع الاول۔
نشان انگوٹھا جلال الدین سابق موٹر ڈرائیور محلہ دار الفضل قادیان۔ گواہ شد:۔ بقلم خود غلام حسین مدرسہ احمدیہ قادیان۔ گواہ شد:۔ غلام محمد بی۔ اے دار الفضل

56

نمبر ۶۴۵۸ منکہ عائشہ بی بی زوجہ نورالدین گھمار قوم گھمار پیشہ تجارت عمر پچاس سال تاریخ بیعت ۱۹۳۰ء ساکن تڑگڑی چمیاں ڈاک خانہ خاص تڑگڑی ضلع گوجرانوالہ صوبہ پنجاب۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۶ جنوری ۱۹۴۳ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں:۔

میری جائیداد حسب ذیل ہے۔ بالیاں چھ عدد طلائی قیمت -/۲۰۰ روپیہ وزن ۴ تولے۔ کڑے نقرہ بیس تولہ قیمت بیس روپے۔ مہر ۳۲ روپے۔ کل رقم -/۲۵۲ روپے۔ دوصد باون روپے کے دسویں حصہ کی وصیت کرتی ہوں۔ جو مبلغ -/۱۰/ ۲۵ پچیس روپے دس آنے ہے۔ اگر میں اپنی زندگی میں اس میں سے کچھ رقم ادا کر دوں۔ تو میرے فوت ہونے کے بعد اس میں سے وضع کر لی جائے گی۔ میں اور بھی اقرار کرتی ہوں کہ اس جائیداد کے علاوہ اور بھی کوئی جائیداد اگر خدا تعالیٰ نے مجھے دی۔ تو اس کا بھی دسواں حصہ منظور کر لیا جائے۔

الامۃ:۔ عائشہ بی بی زوجہ نورالدین گھمار ساکن تڑگڑی۔ گواہ شد نائیک محمد اسمٰعیل حال تڑگڑی۔ گواہ شد:۔ نورالدین بقلم خود۔ گواہ شد:۔ بقلم خود عبداللہ جنڈ وساہی حال قادیان دارالرحمت

نمبر ۶۸۲۲ منکہ نورالدین ولد قطب الدین قوم راجپوت کھوکھر پیشہ ملازمت پٹوار عمر ۵۰ سال تاریخ بیعت ۱۹۲۰ء ساکن بھوکھر ڈاکخانہ پھلورہ ضلع سیالکوٹ صوبہ پنجاب۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۸ ۵/۴۳ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں:۔

میری جائیداد اسوقت مندرجہ ذیل ہے۔ میری تنخواہ -/۲۶ روپے ہے اور قحط الاؤنس ۷ روپے کل ۳۳ روپے ہے۔ جسکا ۱/۱۰ حصہ ادا کیا کرونگا۔ اور ریاست بہاولپور میں میرے دو مربع جات غیر مستقل ہیں۔ جن کی اقساط ادا ہو رہی ہیں۔ موضع منڈھالہ تحصیل پسرور میں میری ۴ اکنال اراضی ہے۔ مگر وہ رہن ہے۔ میرا قبضہ نہیں ہے۔ البتہ مربع جات کی آمد کا ۱/۱۰ حصہ ادا کر دیا کرونگا اور جائیداد کی کمی بیشی کی بھی اطلاع دے دیا کرونگا۔ میرے مرنے کے بعد جسقدر رقم باقی رہے۔ میرے ورثاء سے صدر انجمن احمدیہ قادیان کو حق ہوگا کہ وصول کرے۔ نیز میرے مرنے پر اگر کوئی جائیداد اور ثابت ہو تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ العبد:۔ نورالدین پٹواری درجہ اول ساکن بھوکھر۔ گواہ شد:۔ علی محمد صحابی ککھانوالی گواہ شد:۔ حسام الدین۔

نمبر ۶۷۰۸ منکہ سید امیر ولد بشیر قوم اعوان پیشہ ملازمت عمر ۴۵ سال تاریخ بیعت ۱۹۱۳ء خلافت اول ساکن بازید خیل ڈاکخانہ بڈابیر ضلع پشاور صوبہ سرحد بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۴ ۲/۴۳ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں:۔

میری اسوقت کوئی جائیداد منقولہ یا غیر منقولہ نہیں ہے۔ لیکن مجھے بیس روپے ماہوار بذریعہ ملازمت تنخواہ ملتی ہے۔ اسکے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتا ہوں کہ تا زیست اپنی آمدن کا جو کم ہو یا زیادہ ۱/۱۰ دیتا رہونگا۔ اگر میری زندگی میں میری کوئی جائیداد ثابت ہو تو اس کا ۱/۱۰ حصہ بھی وصیت کرتا ہوں۔ اور اس کے وصول کا انتظام میرے ورثاء کے ذمہ ہوگا۔ خاکسار سید امیر۔ گواہ شد:۔ بقلم ڈاکٹر فتح دین ... گواہ شد:۔ فضل الرحمن ... [illegible]

مشرق ومغرب کی تازہ اور ضروری خبروں کا خلاصہ

نئی دہلی ۱۳ جولائی۔ روسی حکومت نے موجودہ حالات میں ہندوستان کے پیپرڈیلیگیشن کو روس آنے کی اجازت دینے سے انکار کردیا ہے۔ اور جواب میں لکھا ہے کہ عام حالات میں وہ ایسے ڈیلیگیشن کا خیر مقدم کرنے میں بے حد مسرت محسوس کرتی۔ لیکن موجودہ جنگی حالات میں وہ نہ تو ڈیلیگیشن کے ممبروں کی خاطر مدارات کے موزوں انتظامات کر سکتی ہے۔ اور نہ روسی لیڈروں کے روس سے باہر جانے کے انتظامات کر سکتی ہے۔

کلکتہ ۱۳ جولائی۔ بنگال میں خوراک کے مسئلہ پر بحث کرنے کے لئے اپوزیشن کی طرف سے عدم اعتماد کی نو تحریکوں کا نوٹس دیا گیا ہے۔ ایک تحریک میں مطالبہ کیا گیا ہے۔ کہ بنگال کو قحط زدہ رقبہ قرار دیا جائے۔ اور چاول کے نرخ مقرر کردیئے جائیں۔

نئی دہلی ۱۳ جولائی ٹیکسٹائل کمشنر نے حکم دیا ہے۔ کہ سوتی کپڑے اور دھاگے کے تمام بیوپاری اپنے اپنے ضلع کے ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کو ۱۵ اگست سے پہلے پہلے فارم مطلوبہ پُر کرکے اطلاع دے دیں کہ ۱۳ جولائی کو ان کے پاس کس قدر سوتی کپڑا اور سوتی دھاگہ تھا۔

لنڈن ۱۳ جولائی۔ یورپ کے مقبوضہ ممالک اور جرمنی کے لوگوں کو تسلی دینے کے لئے محوری ریڈیو یہ پروپیگنڈا کر رہے ہیں۔ کہ سسلی پر اتحادیوں کا حملہ دوسرا محاذ یا یورپ پر حملہ نہیں کہا جاسکتا۔ بلکہ یہ حملہ اس لئے کیا گیا ہے۔ کہ یورپ کے لوگ ڈر جائیں۔ اور محسوس کریں کہ اتحادی فوجیں جلد یورپ میں پہونچ جائیں گی۔

لنڈن ۱۳ جولائی۔ جس وقت سسلی پر حملہ کی خبر جرمن اخبارات میں چھپی۔ اور یہ اخبارات بازاروں میں بکنے لگے۔ تو جرمن سپاہیوں اور دوسرے سخت گیر عوام نے یہ اخبارات پھاڑ ڈالے۔ سارے جرمنی میں ایک عجیب اضطراب سا پھیل گیا۔ جرمن لوگوں کا خیال ہے۔ کہ سسلی میں اتحادیوں اور محوریوں کی قوت کا پتہ چل جائے گا۔ یہاں جو جیتے گا وہی یہ حق رکھتا ہے۔ کہ یورپ پر حکومت کرے۔ جس وقت روم ریڈیو اسٹیشن سسلی کی کوئی خبر سناتے ہیں۔ تو عوام کے گروہ ان جگہوں پر جمع ہو جاتے ہیں جہاں لاؤڈ سپیکر لگے ہوتے ہیں۔

کلکتہ ۱۳ جولائی۔ ایسوشی ایٹڈ پریس کو معلوم ہوا ہے۔ کہ حکومت بنگال نے وزیر ہند کو اطلاع دی ہے۔ کہ بنگال اسمبلی کے صدر نے اس سال کے بقیہ مطالبات زر کو پیش کرنے کی اجازت نہیں دی۔ حکومت بنگال نے وزیر ہند سے یہ بھی پوچھا ہے۔ کہ اب اس سلسلہ میں کیا اقدام کیا جائے۔

واشنگٹن ۱۲ جولائی۔ رائٹر کے نامہ نگار کو معلوم ہوا ہے۔ کہ سسلی میں اتحادی فوجیں ۲۷ میل پیش قدمی کر گئیں ہیں۔ جن جگہوں پر اتحادیوں نے قبضہ کیا ہے۔ وہاں ۷ ہزار محوری قید کئے گئے ہیں۔

بغداد (بذریعہ ہوائی ڈاک) مختلف اجناس خوردنی جو چند ہفتے پہلے سرکاری نرخوں سے دوگنے نرخوں پر بھی نہیں مل سکتی تھیں اب بغداد کے بازاروں میں سرکاری نرخوں سے بھی ۲۰ فیصدی کم پر مل رہی ہیں۔

لنڈن ۱۵ جولائی۔ اتحادی فوجیں سسلی میں حملہ کے سارے مورچہ پر پیشقدمی کر رہی ہیں۔ اتحادی بحری جنگی جہاز اگسٹا کی بندرگاہ کے رستہ پر دیکھے گئے ہیں۔ اگسٹا کی اہم چھاؤنی پر بھی قبضہ ہوگیا ہے۔ آٹھویں فوج کٹانیہ کی بندرگاہ کے پاس پہنچ گئی ہے۔ بلکہ یہ بھی اطلاع ملی ہے کہ وہ شہر کے بچاؤ کے مورچہ پر دھاوا بول رہی ہے۔ جرمنوں نے مان لیا ہے کہ اتحادی افواج سسلی کے مشرقی کنارے کے ساتھ ساتھ زبردست دباؤ ڈال رہی ہیں۔ وسطی علاقہ میں کینیڈین فوج نے موڈیکا پر قبضہ کرلیا ہے۔ اس شہر کی آبادی پچاس ہزار ہے۔ اس سے قبل کسی اتنے بڑے شہر پر قبضہ نہیں کیا جاسکا تھا۔ امریکن فوجوں نے لکاٹا سے بیس میل شمال مغرب میں نامدو کے شہر پر قبضہ کرلیا ہے۔ کامیسو اور بینٹی آلیو یا کے ہوائی میدان بھی اب ہمارے قبضہ میں آچکے ہیں۔ گیلا کے پاس جرمن ٹینک مقابلہ پر آئے۔ مگر ان میں سے دس برباد کردیئے گئے۔ بارہ ہزار سے زیادہ محوری سپاہی قید کئے جاچکے ہیں۔ ان میں سے آٹھ ہزار امریکنوں نے پکڑے ہیں۔ برطانی طیاروں نے مالٹا سے اڑ کر دشمن کے ٹھکانوں پر حملے کئے۔ اور دشمن کے ۴۵ طیارے ٹھکانے لگادیئے۔

ماسکو ۱۵ جولائی۔ کرسک کے مورچہ کے جنوبی سرے پر بیالگراڈ کے علاقہ میں روسیوں نے بعض زبردست جوابی حملے کئے اور جرمنوں کو کئی چوکیوں سے نکال دیا۔ شمالی علاقہ میں بھی جرمن حملہ کا زور کم ہوگیا ہے۔ جرمن کمانڈ اپنی فوجوں کو پھر مرتب کر رہا ہے۔ اور خیال ہے کہ وہ شاید پھر زور کا حملہ کریگا۔

واشنگٹن ۱۵ جولائی۔ امریکہ سے ایک کروڑ بیس لاکھ ڈالر کی مالیت کا کپڑا روس بھیجا جارہا ہے۔

قاہرہ ۱۵ جولائی۔ مصری گورنمنٹ نے چین اور برازیل میں اپنے سفارت خانے قائم کرنے کا اعلان کیا ہے۔

لنڈن ۱۵ جولائی۔ آج پھر سوالات کے وقت ہاؤس آف کامنز میں ہندوستان میں خوراک کا مسئلہ زیر بحث آیا۔ مسٹر ایمری نے کہا۔ کہ تکلیف کے سبب چار ہیں:-

(۱) اناج پیدا کرنے والے اسے بازار میں نہیں لاتے۔ (۲) آمد بڑھ جانے کی وجہ سے لوگ خرچ زیادہ کرنے لگ گئے ہیں (۳) اناج استعمال کرنے والے ذخائر کرتے ہیں اور (۴) فالتو مال منگوانے اور بھجوانے کی سہولتوں میں بھی کچھ کمی ہے۔ حکومت ہند نے فوڈ کانفرنس کی بہت سی تجاویز کو مان لیا ہے۔ فوڈ کانفرنس کی اہم تجاویز یہ ہیں۔ کہ شہروں میں راشنگ کا طریق رائج کیا جائے۔ ذخائر پر حکومت کنٹرول حاصل کرسکے۔ اور ایجنسیوں کے ذریعہ فالتو سامان خریدنے کا انتظام کیا جائے۔

کلکتہ ۱۵ جولائی۔ بنگال گورنمنٹ نے صنعتی علاقہ سے گندم۔ چاول۔ دالیں وغیرہ اور ان سے تیار شدہ اشیاء کی برآمد کی ممانعت کردی ہے۔

پٹنہ ۱۵ جولائی۔ گورنر بہار نے ایک تقریر میں صوبہ میں اناج کی حالت کا ذکر کرتے ہوئے کہا۔ کہ حکومت نے پندرہ لاکھ من چاول۔ گیہوں اور دالیں وغیرہ خریدنے کا فیصلہ کیا ہے۔

کلکتہ ۱۵ جولائی۔ صوبہ بنگال میں اناج کی قلت کی بناء پر حکومت کے خلاف مذمت کی جو تحریک پیش ہوئی تھی وہ مسترد کردی گئی۔

لنڈن ۱۵ جولائی۔ برطانیہ کے ہوم سیکرٹری دورہ کے بعد برطانیہ واپس آئے ہیں۔ آپ نے ایک بیان میں کہا۔ کہ شمالی آئرلینڈ کی وفاداری کا اندازہ نہیں کیا جاسکتا۔ اور افسوس ہے کہ جنوبی آئرلینڈ الگ کھڑا ہے۔

لنڈن ۱۵ جولائی۔ آج قصر بکنگھم میں ملک معظم نے امریکن وزیر جنگ کو شرف باریابی بخشا۔

عبدالرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر۔ رحمت اللہ خان شاکر